28831

بسلسلہ سیرت النبیؐ

عقائد

علامہ شبلی نعمانی

نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد

پاکستان

کے حج کو اس لیے تجویز کیا ہے،

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ	ہر قوم کے لیے ہم نے عبادت کا طریقہ بنایا
فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى	جس کی اس قوم کے لوگ نہ بنا پا نبدی کرتے
رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ	ہیں سو اس بات میں وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں
وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ	تو اپنے سب کی طرف بلائے جا تو بیشک سو جھ کی
بِمَا تَعْمَلُوْنَ	سیدھی راہ پر ہے اور اگر وہ تجھ سے جھگڑنے لگیں
(حج۔ ۹)	تو کہدے کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو تم کرتے ہو

سورہ مائدہ میں عدل و انصاف اور قانونی جرم و سزا کے طریقوں کے ضمن میں ان یہودیوں اور عیسائیوں سے جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا یہی کہا گیا کہ وہ اپنی اپنی کتابوں ہی کے احکام پر عمل کریں جن کو وہ چھوڑ بیٹھے ہیں،

پہلے یہودیوں سے کہا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى	ہم نے توراۃ اتاری، اس میں ہدایت اور
وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ	روشنی تھی، پیغمبر جو حکمبردار تھے وہ یہود
اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ	کا فیصلہ کرتے، اور ان کے عالم اور
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ	فقیہ کہ اللہ کی کتاب پر وہ نگہبان تھے
وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ (مائدہ)	اور وہ تھے اس پر خبردار،

پھر عیسائی شریعت کی نسبت کہا۔

Marfat.com

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ

اور ہم نے ان پیغمبروں کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا سچ بتاتا ہوا اسکو جو اسکے پہلے تھا یعنی توریت اور ہم نے اسکو انجیل دی اس میں ہدایت اور روشنی (ہے) اور تصدیق کرتی ہوئی اپنے سے پہلے کی یعنی توریت کی اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کے لیے اور چاہیئے کہ انجیل والے اسکا حکم دیں جو اس میں خدا نے اتارا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے کہا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ۔ (مائدہ ۷)

اور ہم نے تیری طرف یہ کتاب سچائی کے ساتھ اتاری جو اپنے پہلے کی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اس کے ساتھ اس پر نگاہ رکھنے والی ہے سو تو ان کے درمیان اسکے مطابق فیصلہ کر جو خدا نے اتارا اور تیرے پاس جو سچائی آئی ہے اسکو چھوڑ کر

دیکھو کس خوبی کیساتھ صحیفہ محمدی نے اگلی کتابوں کی تصدیق اور مدح و تعریف کی اور ان اہل مذاہب کو جو اسلام پر ایمان نہیں لائے۔ اپنی اپنی کتب منزلہ پر عمل کرنے کی دعوت دی اور پھر یہ دعویٰ کیا کہ قرآن تمام گذشتہ کتابوں پر امین و محافظ بنکر آیا ہے اور اس میں ان سب کتابوں کی سچائیاں بکجا ہیں لیکن ان لوگوں نے اپنی اپنی کتابوں کو چھوڑ کر ہوا و ہوس کی پیروی شروع کر دی

Marfat.com

یہود کیا ہیں کتب الٰہی میں تحریف وتصرف کرکے آسانیاں پیدا کرنا اور احکام الٰہی کے مقابلہ میں انسانی اجتہادات کی آمیزش (فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ) افسوس ہے ان پر جو اپنے ہاتھوں سے کتاب بناتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، (بقرہ - ۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ شریعت الٰہی کو چھوڑ کر ان اہل کتاب کی اہواء کی پیروی نہ کرنا، اس کے بعد حدود وجزا وسزا میں ان خفیف اختلافات اور تبدیلیوں کو جو توراۃ انجیل اور قرآن میں ہیں، غیر اہم بتایا گیا، فرمایا،

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً	ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک
وَمِنْهَاجًا (مائدہ ۷،)	دستور اور ایک راستہ بنا دیا،

انہی اختلافات کی بنا پر یہود اور نصاریٰ دونوں ایک دوسرے کو برسر باطل کہتے تھے

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ	اور یہود نے کہا نصاریٰ کسی راہ پر نہیں اور
شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ	نصاریٰ نے کہا یہود کسی راہ پر نہیں حالانکہ
عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ (بقرہ ۱۲)	وہ دونوں خدا کی کتاب پڑھتے ہیں،

دونوں مل کر مسلمانوں سے کہتے تھے،

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ	اور انھوں نے کہا کہ یہودی یا نصرانی بنو
تَهْتَدُوا، (بقرہ ۱۷-)	تو ہدایت پاؤ گے،

ارشاد ہوا کہ تم دونوں اپنے اپنے الگ راستوں کو چھوڑ کر آؤ اور اصل دین ابراہیمی پر متفق ہو جاؤ

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ	کہہ ملکہ ابراہیم کے دین کی پیروی کرو جو موحد

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى
وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ
شِقَاقٍ ج (بقرہ ۸-۱۲)

یہود و نصاریٰ کو یہ دعویٰ تھا،

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى (بقرہ ۱۳-۱۳)

جواب دیا گیا،

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ (بقرہ ۱۳-۱۳)

ملکہ

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْ

تھا مشرک نہ تھا تم کہو کہ ہم خدا پر اور
جو کچھ ہماری طرف اترا اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل
اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر
اترا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو
سب نبیوں کو انکے خدا کی طرف سے دیا گیا
اور سب پر ایمان لائے ہم ان رسولوں میں فرق
نہیں کرتے اور ہم اس ایک خدا کے تابع
ہیں تو اگر یہ بھی اسی طرح لائیں جس طرح تم
ایمان لائے ہو تو انھوں نے ہدایت پائی اور اگر

یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں
داخل نہ ہوگا۔

یہ ان کی بالمل آرزوئیں ہیں،

ہاں جس نے بھی اپنے خدا کا مطیع بنایا اور
وہ نیکوکار ہے تو اسکی مزدوری اس کے

Marfat.com

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ ۱۳) خدا کے پاس ہونگے انکو خوف ہوگا اور نہ غم،

تمام اہلِ مذاہب کو یکساں خطاب کرکے فرمایا،

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا بیشک جو ایمان لائے یعنی مسلمان ہوئے یہودی
وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِـُٔوْنَ مَنْ اٰمَنَ ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو بھی خدا پر اور
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا آخری دن پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو انکی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ مزدوری انکے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ ۱۰) نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے،

اب جو ایمان لائے یعنی مسلمان اور جو یہودی ہے، اور نصاریٰ اور صابین ان میں سے جو بھی اپنے اپنے دور نبوت میں خدا کی توحید پر، روز آخر کی صداقت پر ایمان لایا اور اچھے عمل کیے، انکو اپنے کام کا پورا ثواب ملے گا یعنی جس نے بھی اپنے اپنے پیغمبر کی اصلی تعلیم اور سچی شریعت کے مطابق جو شرک و کفر اور بت پرستی سے یقیناً پاک تھی عمل کیا، اسکو اس کا ثواب ملے گا، خدا کی توحید اور روز آخری صداقت پر ایمان لانا اور اچھے کام کرنا صرف عقل کی ہدایت سے نہیں ہو سکتا، بلکہ کسی رسول کی تعلیم ہی سے ہو سکتا ہے، اور اس پر تمام اہلِ مذاہب کا اتفاق ہے، اسلئے رسالت کی تصدیق بھی اسکے ضمن میں داخل ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ بیشک جو اللہ اور اسکے رسولوں کا انکار کرتے ہیں،
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اسکے رسولوں میں جدائی
وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ کریں اور کہتے ہیں، کہ ہم کسی کو مانتے ہیں اور
بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ کسی کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ وہ اس میں

Marfat.com

مَبْنِيًّا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ	درمیان کا ایسا اعتقاد کریں وہی حقیقی کافر
حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا	ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے اہانت کرنیوالا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ	عذاب تیار کیا ہے اور جو لوگ اللہ اور اسکے
يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ	رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی کا بھی
سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ	انکار نہیں کیا یہ وہ ہیں جن کو انکی مزدوریاں خدا
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (نساء ۲۱)	دیگا اور خدا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

دوسری آیت میں ہے،

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مومن وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (نور ۹)	ایمان لائے۔

اس بنا پر ان آیتوں سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ قبولِ عمل کے لیے ایمان شرط ہے، دوسری یہ کہ ایمان و عمل کے علم کے لیے نبی کی تصدیق ضروری ہے، اسی لیے اوپر جن چار فرقوں کا ذکر ہوا، وہ چاروں وہ ہیں جو کسی نہ کسی پیغمبر کے ماننے والے ہیں، اس بنا پر کامل اسلام یہ ہے کہ تمام رسولوں کو صادق مانا جائے، چنانچہ اسکی تفصیل سورہ مائدہ میں ہے،

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ	کہہ اے کتاب والو تم کچھ نہیں جبتک تم
حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ	توراۃ اور انجیل کو اور جو کچھ تمہاری طرف اترا
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيْدَنَّ	گیا اسکو قائم نہ کرو اور اے پیغمبر جو تیری طرف
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	اترا ہے وہ انکی سرکشی اور انکار کو اور بڑھائیگا

Marfat.com

لَنْ يَّنَالَهُ تَقْوٰكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى

تو ان منکروں کا قدم نہ کرے اس میں کوئی

اَلْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ

شبہ نہیں کہ جو مسلمان ہوئے اور جو یہودی

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

ہوئے اور صابی اور عیسائی جو خدا پر

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (مائدہ ۷-۱)

اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اچھے

کام کئے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ

وہ غمگین ہونگے۔

اس کے بعد ہی اس کا ذکر ہے کہ یہودیوں نے ہمیشہ رسولوں کا انکار کیا اور نصاریٰ توحید کو چھوڑ کر تثلیث اور الوہیت مسیح میں مبتلا ہو گئے اسلئے اصل اسلام سے یہ دونوں ہٹ گئے ہیں فرمایا

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور انکی

وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا كُلَّمَا جَآءَهُمْ

طرف کئی رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس

رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا

کوئی رسول انکی نفسانی خواہشوں کے خلاف

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ وَحَسِبُوْٓا

احکام لیکر آیا، تو انھوں نے کتنوں کو جھٹلایا

اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ

اور کتنوں کا خون کرنے لگے اور خیال کیا کہ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا

اس کچھ خرابی نہ ہوگی، سو اندھے ہو گئے اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا

پھر خدا ان پر رجوع ہوا، پھر ان میں

يَعْمَلُوْنَ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

بہتیرے اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ

دیکھتا ہے وہ جو کرتے ہیں بے شبہ وہ کافر

Marfat.com

اَلْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ	ہوئے جنہوں نے کہا کہ مریم کا بیٹا مسیح ہی اللہ
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ	ہے مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ
مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ	کو پوجو جو میرا اور تمہارا رب ہی بیشک جو اللہ
النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ	کا شریک بنائیگا تو اللہ نے اس پر جنت حرام
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ	کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور گنہگاروں
ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	کی کوئی مدد کرنے والا نہیں بے شبہ وہ لوگ جو
وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ	جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں تیسرا ہے حالانکہ کوئی
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اللہ نہیں مگر ہی ایک گروہ اپنے اس
(مائدہ ۷۲-۷۳)	قول سے باز نہ آئے تو ان میں کافروں کو

یہ تو ان یہود و نصاریٰ کے "ایمان" کا حال تھا اس کے بعد اسی رکوع میں ان کے حسن عمل کا جائزہ لیا گیا ہے اور اسی کے بعد ہی ان سے کہا گیا ہے

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ	اور اگر اللہ اور اس نبی پر اور جو اس نبی پر اترا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ	اس پر یہ لوگ ایمان لے آتے تو ان (مشرکوں)
وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (مائدہ ۸۱)	کو اپنا دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر نافرمان ہیں

اسلام یعنی تمام نبیوں اور رسولوں کے واحد اور مشترک دین کا اصل الاصول دو باتیں ہیں، توحید کامل اور رسالت عمومی یعنی اللہ تعالیٰ کو توحید کی تمام صفتوں میں کامل بلا شریک ماننا اور اس کے تمام پیغمبروں اور رسولوں کو یکساں صادق اور راست باز تسلیم کرنا چنانچہ فرمایا،

Marfat.com

أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ	کیا وہ دینِ الٰہی کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا	حالانکہ جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہر وہ
وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	خوشی سے یا مجبوراً اسلام یعنی فرمانبردار ہوا اور
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى	اسی کی طرف سب لوٹائے جائیں گے (اے پیغمبر کہہ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	ہم اللہ پر اور جو اس نے ہم پر اتارا اور جو ابراہیم پر اور
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى	اسمٰعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور ان کی اولاد
وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ	پر اتارا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور سب پیغمبروں کو
اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ	انکے رب کی طرف سے ملا ہم سب کی صداقت کو تسلیم
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ	کرتے ہیں ہم ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے
يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ	ہم اسی خدا کے مسلم یعنی فرمانبردار ہیں اور جو اسلام
الْخٰسِرِيْنَ،	کے سوا اور کوئی دین چاہیگا تو وہ اس سے قبول
(آلِ عمران ۹)	کیا جائیگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانیوالوں

اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا پر اور تمام رسولوں پر ایمان لانا دین اللہ ہے اور اسی کا نام اسلام ہے جس نے اس اصول کو قبول نہیں کیا وہ آخرت میں نقصان اٹھائیگا، آلِ عمران میں ہے کہ یہود و نصاریٰ تاویلاتِ باطلہ اور اتباع متشابہات کی وجہ سے گمراہ ہو گئے یعنی دین اسلام سے روگرداں ہو کر اختلافات میں پڑ گئے، فرمایا،

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ	بیشک دین خدا کے نزدیک اسلام ہے اور

Marfat.com

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ (آل عمران-۲)

جن کو کتاب دیگئی، انھوں نے علم آنے کے بعد اُس میں آپس کی ضد کے سبب اختلاف کیا اور جو اللہ کی آیتوں کا انکار کریگا تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے، تو اگر (اے پیغمبر) تجھ سے بحث کریں تو کہدے کہ میں نے اور میرے پیرؤں نے تو اپنے کو خدا کا تابع فرمان (مسلم) کر دیا ہے،

اسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے سوال کریں کہ وہ اسلام کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ، (آل عمران-۲)

اور (اے پیغمبر) ان سے جن کو کتاب دیگئی اور عرب کے جاہلوں سے کہدے کہ کیا تم نے بھی اسلام قبول کیا؟ اگر کیا تو انھوں نے سیدھی راہ پائی اور اگر انکار کیا تو تجھ پر صرف پہنچا دینا ہے، اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے،

یہود و نصاریٰ کو اس اسلام کے قبول کرنے پر ہدایت تامہ ملنے کی بشارت ہوتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت تامہ ہے یہی دین ہے جس کو یہود و نصاریٰ اور تمام اہل مذاہب نے جو کسی گذشتہ پیغمبر کی اُمت ہوں کھو دیا تھا، اور اب جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دوبارہ دنیا میں پیش کیا گیا ہے، اسلئے جو ہدایت اُن قوموں کے پاس تھی وہ ناقص تھی، اور

Marfat.com

اسلام جس کو لے کر آیا وہ کامل ہی نیز یہ معلوم ہوا کہ جن آیتوں میں یہ کہا گیا ہی کہ "اب جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے، اور نصرانی اور صابئی جو بھی خدا اور یوم آخر پر ایمان لایا، اور اس نے نیک کام کیا، اُس کو خوف وغم نہ ہوگا"، اُن میں خدا پر ایمان لانے سے مقصود توحید کامل ہی، اور اس کا یہ منشا نہیں کہ یہود و نصاریٰ اور صابئی وغیرہ اپنے موجودہ گمراہ عقیدوں کے باوجود نجات کے مستحق ہیں، یہود و نصاریٰ کیا مسلمان بھی اس توحید کامل کے بغیر نجات کے مستحق نہیں، جب تک مسلمانوں کا ایمان اور عمل صالح ٹھیک اس تعلیم کے مطابق نہ ہو جو ان کے رسول کے ذریعہ سے دنیا میں آئی ہی، یہ اصول ہر ایک کے لیے ہی خواہ وہ مسلمان ہو یا یہودی، عیسائی ہو یا صابئی، غرض کسی نبی کی پیروی کا مدعی ہو،

نبوت محمدی کا یہ دعوی نہیں کہ وہی ایک ہدایت ہی، اور اُسکے سوا سب ضلالت ہی، بلکہ یہ دعوی ہی کہ وہی ایک کامل ہدایت ہی، اور بقیہ مذاہب سابقہ موجودہ حالت میں ناقص ہیں یعنی وہ ابدی کامل ہدایت جو اپنے اپنے وقتوں میں سب نبی لیکر آتے رہے، چونکہ انکے پیرو اپنے تاویلات، تحریفات، تصرفات اور اختلافات سے اُسکو برباد کر چکے تھے، اسلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو لیکر آخری دفعہ تشریف لائے اور اب وہ ہدایت ہمیشہ کامل رہیگی کبھی ناقص نہ ہوگی کیونکہ اسکا صحیفہ ہدایت (قرآن) تحریف و اختلافات اور تصرف سے محفوظ و پاک رہے گا،

یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو نبوت محمدیؐ کی دعوت جہاں دی گئی ہی ہدایت کی بشارت بھی سنائی گئی ہے، چنانچہ اسی آیت میں جو اوپر گذری یہ ہے:-

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (آل عمران ع ۲)

اے پیغمبر ان سے جن کو کتاب دی گئی اور عرب کے جاہلوں سے کہہ کیا وہ اسلام لائے اگر اسلام لائے تو انھوں نے

Marfat.com

سورہ بقر میں ہے،

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ

(بقرہ ۶-۱۷)

(اے مسلمانو!) کہو کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف اترا، اور جو ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحٰق پر اور یعقوب پر اور انکی اولاد پر اترا، اور جو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور سب پیغمبروں کو انکے پروردگار کی طرف سے دیا گیا، سب پر ایمان لائے ہم ان میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی خدا کے مسلم یعنی فرمانبردار ہیں، تو اگر یہ بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم نے تو اگر یہ بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم نے انا تو انہوں نے سیدھی راہ پائی، اور اگر

یہود و نصاریٰ اور اہل کتاب کو تعلیم محمدی کی طرف دعوت اسی "ہدایت" کے پانے کے لیے ہے، جو اسلام یعنی انبیاء کے دین ازلی سے عبارت ہے اور جس کو لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور اب فلاح و نجات اسی کے ماننے پر منحصر ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

جو (کلام) جو تیری (پیغمبر کی) طرف اترا اور جو تجھ سے پہلے اترا دونوں کو مانتے ہیں اور پچھلی زندگی پر یقین رکھتے ہیں وہی اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب ہیں،

Marfat.com

حضرت موسیٰؑ کے قصہ کے بعد فرمایا کہ رحمتِ الٰہی گو عام ہے مگر یہ نعمت خاص طور سے
اُن کا حصہ ہے جو تعلیم محمدی کو قبول کریں اور وہی نجاتِ کامل کے مستحق ہیں،

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا	اور میری رحمت ہر چیز کو سمائے ہے تو اس رحمت
لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ	کو میں انکے لیے لکھ دونگا جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ
وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ	دیتے ہیں اور جو ہمارے حکموں کو مانتے ہیں
يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ	جو اس ان پڑھ سادہ پیغمبر کی پیروی کرتے
الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ	ہیں جس کو وہ اپنے ہاں توراۃ اور انجیل
فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ	میں لکھا پاتے ہیں، جو اُن کو نیکی کا حکم دیتا ہے
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور برائی سے باز رکھتا ہے اور اچھی چیزوں کو
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ	اُن کیلئے حلال کرتا، اور بری چیزوں کو حرام
الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ	کرتا ہے اور اُن کے بوجھ کو اور اُن زنجیروں
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ	کو جو اُن پر پڑی تھیں اٹھاتا ہے تو جنھوں نے
آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ	اس پیغمبر کو مانا اور اسکی تائید کی اور اسکی مدد
وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ	اور اس روشنی کے پیچھے چلے جو اسکے ساتھ اتری
أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ قُلْ	وہی کامیاب ہیں کہدے اے پیغمبر! کہ اے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ	انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول
جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ	ہوں جسکی آسمانوں اور زمین کی شہنشاہی

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْاَحَدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ مَنْ قَامَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(اعراف - ۲۰)

ہوئے سوا کوئی خدا نہیں وہی جلاتا اور
وہی مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ اور اسکے اس اَن پڑھ
پیغام رسان رسول پر ایمان لاتا ہے اللہ پر
اور اسکی باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور اس رسول
کی پیروی کرو تاکہ تم سیدھی راہ پاؤ

ان آیات میں صاف ظاہر کر دیا گیا کہ گذشتہ مذاہب کے پیروؤں کو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اس لیے ضروری ہے کہ وہ دینِ خالص جو انسانی تصرفات اور آمیزشوں سے مکدر ہو گیا تھا وہ صحفِ اولیٰ کی پیشینگوئیوں کے مطابق آپکے ذریعہ سے پھر نکھارا گیا ہے، اور جن اضافوں اور جزئیات احکام کی سختیوں کو انسانوں نے اس میں شامل کر دیا تھا، وہ آپکے ذریعہ سے دور کی گئیں، نیز آپ عالمگیر پیغمبر بنا کر مبعوث کئے گئے ہیں، اس لیے ہدایت نامہ، نبوتِ عمومی اور نجاتِ کامل اور فلاحِ تمام اب صرف وحی محمدیؐ کے اندر محدود ہے،

الغرض دینِ محمدیؐ کو قبول کرنا اس لیے تمام انسانوں پر ضروری ہے کہ وہ دین ازلی جو ہر مذہب کا جوہر تھا اور جو اس کے پیروؤں کی تحریف و تصرف سے برباد ہو گیا تھا، اسی کو صحیفۂ محمدی لیکر آیا ہے، اب وہ ہمیشہ محفوظ رہیگا، کیونکہ اسکا بانی تمام النبیین ہے، اس کا دین کامل دین اور اسکا صحیفہ تمام صحفِ اولیٰ پر مہیمن اور حاوی ہے، اور قیامت تک خدا کی طرف سے اس کی پوری حفاظت اور بقا کا وعدہ کیا گیا ہے، یہ چاروں دعوے یعنی تکمیلِ دین، قرآن کا مہیمن ہونا، قیامت تک اس کا محفوظ و باقی رہنا، اور ختمِ نبوت حسبِ ذیل دلائل سے ثابت ہیں،

Marfat.com

تکمیلِ دین قرآن کے سوا کسی اور صحیفہ نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مکمل ہے اور اُس کے ذریعہ سے دینِ الٰہی اپنے تمام اصول و فروع (مناسک و مناہج و شرائع) کے لحاظ سے تکمیل کو پہنچ گیا، بلکہ گذشتہ مذاہب میں سے ہر ایک نے اپنے وقت میں یہی کہا کہ اُس کے بعد ایک اور نبوت آئیگی جو اُس کے کام کی تکمیل کرے گی، خدا نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا،

"میں ان کے لیے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا، اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا، اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا، وہ سب اُن سے کہے گا" (استثنا ۱۸-۱۹)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد اُن کے مانند ایک اور نبی آنے والا تھا جس کے منہ میں اللہ تعالیٰ خود اپنا کلام ڈالے گا، اس سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کی طرح ایک اور صاحب شریعت نبی خدا کے نئے کلام کے ساتھ آئیگا، اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے بھی کہا:-

لیکن وہ فارقلیط (احمد) پاکیزگی کی روح ہے، جسے باپ (خدا) میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمہیں سب چیزیں سکھائیگا اور سب باتیں جو میں نے تم سے کہی ہیں تمہیں یاد دلائیگا (یوحنا ۱۴-۲۶)

اور وہ فارقلیط (احمد) آکر دنیا کو گناہ سے (اور) راستی اور عدالت سے قصوروار ٹھہرائیگا، گناہ اسلیئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے ..... میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں، پر اب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے، لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی، اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ سنے گی وہی کہے گی، میری بزرگی کرے گی" (یوحنا ۱۶-۸)

حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنے کلام کو ہنوز ناتمام ہی فرمایا، اور ایک آئندہ آنیوالے کا پتہ دیا،

جو اُس کی تکمیل کریگا،

آخر وہ موعود الامم (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا اور دعویٰ کیا کہ میں موسیٰ کے مانند بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل میں سے آیا ہوں، اور میرے منہ میں خدا نے اپنی بولی ڈالی ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ سچائی کی روح ہوں جو مسیح کی اصلی بڑائی ظاہر کرنے، سچائی کی راہ بتانے اور مسیح کی ادھوری بات کو کامل کرنے کے لیے آئی ہے میں اپنی نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں، جو اوپر سے سنتا ہوں اور آخر زمانہ نبوت کے ختم پر وحیِ الٰہی نے اس کی زبان سے یہ اعلان عام کیا،

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ	آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا، اور اپنی
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ	نعمت تم پر تمام کر دی، اور تمہارے لیے
لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (مائدہ:۱)	اسلام کا دین پسند کیا،

اِسی تکمیل کا یہ اثر تھا کہ اُس نے یہود کے بعض سخت فقہی احکام کو جو اُن کی سخت گیری کیلئے اُن پر عائد تھے اور اصل دین ابراہیمی میں داخل نہ تھے[1] یا انسانوں کے اضافے اور تصرفات تھے، بدل کر ایسے مناسب اور آسان احکام عطا کئے جو ہر زمانہ کے لیے موزوں ہو سکتے ہیں، اسی لیے اس نے اپنے بعد کسی آنے والے پیغمبر کی پیشینگوئی نہیں کی، نہ کسی نئے کلام کے نزول کی خبر دی، نہ کسی نئی شریعت کا منتظر گیا، کہ تکمیل کے بعد اب کسی نئے آنے والے کسی نئے کلام اور کسی نئی شریعت کا موقع کہاں؟ اور اسی بنا پر قرآن نے ہر جگہ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل کیا گیا) پر ایمان لانے کی تاکید کی لیکن وَمَا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِكَ کے قبول کرنے کا کہیں اشارہ تک نہیں کیا،

[1] دیکھو آیت كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ الایہ (آل عمران:۱)

قرآن میں کتب اس دینِ کامل کا صحیفہ تمام اگلی کتابوں کا مصدّق ہے،

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (مائدہ) — اپنے آگے کی کتابوں کی تصدیق کرنے والا،

وہ تمام اگلی کتابوں کی صداقتوں اور تعلیموں پر مشتمل ہے، اس لیے جو کوئی اس صحیفہ کو قبول کرتا ہے، وہ تمام اگلی کتابوں کی صداقتوں اور تعلیموں کو قبول کر لیتا ہے، یہ حیثیت قرآن کے سوا کسی دوسرے صحیفہ کو حاصل نہیں، فرمایا،

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (مائدہ ۷)

اور ہم نے اے محمد تیری طرف سچائی کی کتاب یہ کتاب اتاری جو اپنے سے پہلے کی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اس پر شاہد و حاوی ہے

لفظ مہیمن کی تفسیر اہل زبان مفسروں نے یہ کی ہے:۔

ابن عباسؓ شاہد اور امین، قرآن اپنے پہلے کی ہر کتاب کا امین ہے،

قتادہؓ قرآن سے پہلے جو کتابیں تھیں، اُن کا وہ امین اور شاہد ہے،

غرض قرآن اگلی کتابوں کی صداقتوں اور سچی تعلیموں کی امانت اپنے اندر رکھتا ہے،

قرآن محفوظ ہے اور رہیگا پیغمبر کی تعلیم کی حفاظت اُس کے صحیفۂ الٰہی کی حفاظت پر موقوف ہے، قرآن سے پہلے کوئی کتاب الٰہی دانستہ اور نادانستہ لفظی تحریفات اور تصرفات سے پورے طور پر بری نہیں رہی، لاکھوں پیغمبروں میں سے چند کے سوا کسی کا صحیفہ دنیا میں باقی نہیں اور جو باقی ہے وہ فنا ہو ہو کر نئے نئے قالب میں بدلتا رہا ہے، توراۃ جل جل کر خاک ہوئی، پھر ان سوختہ اوراق سے تحریر کی گئی، اور ترجموں کی تحریفات سے اپنی اصل کھو بیٹھی، انجیل میں تحریف و جعل تو اسی زمانہ میں شروع ہو چکا

Marfat.com

تھا، پھر مترجموں کی کثرت نے حقیقت بالکل مشتبہ کردی، زردشت کا صحیفہ سکندر کے بعد ہوا اب صرف گاتھا کا ایک حصہ بچا کھچا رہ گیا ہے، ان کتابوں کا یہ حال اسلیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو دائمی اور آخری کتابیں بنا کر نہیں بھیجا تھا، اسی بنا پر اُن کی دائمی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا گیا، لیکن قرآن کی نسبت یہ وعدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لیے باقی اور محفوظ رہے گا، اسکی بقا اور حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لی اور فرمایا اور کس دلنشین سے فرمایا،

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ، (حجر-۱)	ہم نے اس نصیحت (کی کتاب) کو اتارا اور بے شبہ ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے

یہ وعدۂ الٰہی ایک اور آیت میں ان الفاظ میں دہرایا گیا ہے،

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (قیامہ-۱)	بیشک ہمارے ذمہ ہے اس (قرآن) کو سمیٹ کر رکھنا اور اُس کا پڑھنا، پھر جب ہم پڑھیں تو تو اس کے پڑھنے کے ساتھ رہ، پھر بے شبہ ہم پر ہے اسکو کھول کر بتانا،

اس آیت میں قرآن کی قرأت یعنی لفظ و عبارت اور بیان یعنی معنی دونوں کی ذمہ داری خدائے تعالیٰ نے خود اپنے اوپر لی ہے، تیسری آیت میں اسکی تصریح ہے کہ اس حق میں باطل کی آمیزش کبھی رہ نہ پاسکے گی، فرمایا،

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ	اور بیشک یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو ناقابل ہے باطل نہ اسکے سامنے سے اور نہ اس کے

Marfat.com

تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ، : پیچھے سے اس کے پاس آئیگا ایک حکمت والے
(حٰمٓ السجدۃ ۴۲-۲) اور خوبیوں والے کی طرف سے اترا

اس کتاب کو غالب فرمایا گیا یعنی جو اپنے ہر حریف کو اپنے دلائل کے زور سے پست کر دیگی۔ باطل نہ اس کے سامنے سے اس میں مل سکتا ہے اور نہ پیچھے سے یعنی نہ لفظ و عبارت کی طرف سے اور نہ حقیقت و معنی کی جہت سے، کیونکہ وہ ایک حکمت والے کی طرف سے اتری ہے، اس لیے وہ اپنی حکمت و دانائی کی تعلیم سے غالب رہیگی، اور چونکہ وہ ایک سراسر خوبیوں والے کی جانب سے عطا ہوئی ہے، اس لیے ہر باطل کے عیب سے پاک رہے گی،

یہ قرآن کا اپنا دعویٰ ہے اور ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ اس کی صداقت پر گواہ ہے

ختم نبوت | مقدماتِ بالا کا نتیجہ گو خود یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی قرآن کے بعد کسی صحیفہ کی اور اسلام کے بعد کسی دین کی ضرورت نہ ہو، لیکن وحی محمدیؐ نے ہر شک کے ازالہ کے لیے آگے بڑھ کر یہ تصریح بھی کر دی کہ اب نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا، اور اب آپ کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کہ دین کامل اور صحیفۂ الٰہی محفوظ ہو چکا اور ہدایتِ ربانی کے دروازہ کے بند ہونے کا خطرہ دور ہو گیا، چنانچہ خود تاریخ انسانی گواہ ہے کہ بعثتِ محمدیؐ کے بعد سے دنیا کی حالت بدل گئی، متفرق قومیں پیوستہ ہو گئیں، زمین کے کونے ایک دوسرے سے مل گئے اور توحید کامل کا غلغلہ عرش سے فرش تک بلند ہو گیا، اور خدا کے تمام رسولوں کو سچا اور صادق ماننے کا ولولہ آہستہ آہستہ ترقی پانے لگا، یہاں تک کہ ان قوموں نے بھی جو مسلمان نہیں ہوئیں، ان دونوں صداقتوں کو اصولاً تسلیم کر لیا،

Marfat.com

وحدتِ ادیان اور دینِ اسلام

تفصیلِ بالا کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وحدتِ ادیان کا منشا کیا ہے یعنی یہ کہ اصل میں ایک ہی دین ہے، جو تمام انبیا کا مذہب رہا لیکن وہ بعد کو ان کے پیروؤں کے مخالف میں تحریف و تصرف کے سبب سے بگڑتا رہا۔ اسی دینِ ازلی کو لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اسی کا نام اسلام ہے، جو اپنے صحیفہ کی بقا و حفاظت اور دین کی تکمیل اور نبوت کے اتمام کے سبب سے ہمیشہ قائم و باقی رہے گا۔ اگر تمام مذاہب سابقہ اپنے اپنے اس اصلِ دین پر آجائیں جس کی تعلیم اُن کے پیغمبروں نے دی تھی، تو وہ وہی دینِ ازلی ہو گا جس کا نام اسلام ہے، اور نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ دینوں میں سوائے اجمال و تفصیل کے کوئی فرق نہ رہیگا۔ اسی لیے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ (نساء - ۷)

اے وہ لوگو جن کو پہلے کتاب دی گئی، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو بگاڑ دیں، اور اُن کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا سبت کے گنہگاروں پر جس طرح لعنت کی تھی، ہم اُن پر لعنت کریں، اس وحی پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتاری، (قرآن) جو اُن تعلیمات کی جو تمہارے

مشرکینِ عرب سے زیادہ اہلِ کتاب کو اس حقیقت کے سمجھنے کا زیادہ استحقاق تھا اسلئے اُنہی کو سب سے پہلے اُس کا منکر نہ ہونا چاہیئے۔

وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ

اور جو کتاب میں نے اب اتاری جو تمہاری پاس کی کتاب کو سچا بتاتی ہے اُس پر ایمان لاؤ اور تم ہی پہلے کافر نہ ہو

Marfat.com

لیکن اُن کی حالت یہ ہوئی کہ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اور جب اُن سے کہا گیا کہ خدا نے جو بھی اتارا ہے اُس
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ	پر ایمان لاؤ تو جواب دیا کہ ہم پر تو ہم اُس کو
بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا	مانتے ہیں اور وہ اس کے سوا انکار کرتے ہیں،
مَعَهُمْ (بقرہ ۱۱۰)	حالانکہ یہی قرآن حق ہے اور جو اُن کے پاس ہے

اس کے برخلاف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دین کو پیش کیا اُس کی بنیاد تمام اگلی نبوتوں اور کتابوں کی صداقت کے تسلیم کرنے پر رکھی گئی ہے یہی سبب ہے کہ اسلام نے مسلمان ہونے کیلئے صرف یہی ضروری نہیں قرار دیا کہ وہ تنہا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائے بلکہ یہ بھی قرار دیا کہ وہ تمام اگلی نبوتوں اور صحیفوں پر بھی ایمان لائے چنانچہ خود قرآن کی شہادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اسی کی تکلیف نہ تھی کہ آپ کے ہموطن آپ کے صحیفہ کو نہیں مانتے تھے، بلکہ اس کی بھی تھی کہ وہ اگلے صحیفوں کو بھی نہیں مانتے تھے، سورہ سبا میں ہے،

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ	اور منکروں نے کہا کہ ہم اس قرآن پر ہرگز
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ	ایمان نہ لائیں گے، اور نہ اس سے اگلی کتاب
(سبا ۔ ۴)	(یعنی تورات پر)

اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح کے ساتھ فرمایا کہ جو میری عبدیت اور رسالت کے ساتھ عیسیٰ بن مریم کو بھی خدا کا شیدہ اور اس کا رسول اور کلمہ اور خدا کی طرف سے آئی ہوئی روح تسلیم کریگا وہ جنت میں جائیگا (بخاری کتاب الانبیاء ذکر عیسیٰ) الغرض وہ ازلی ابدی دین صرف ایک ہی

Marfat.com

تھا، اور تمام انبیاء علیہم السلام اسی ایک پیغام کو لیکر دنیا میں آئے تھے یہی وحدتِ دین کی وہ حقیقت ہے جس کو قرآن نے اپنے ان الفاظ میں ادا کیا ہے،

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ	اے پیغمبرو! ستھری چیزیں کھاؤ اور بھلا کام کرو
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	میں تمہارے کاموں سے آگاہ ہوں اور بیشک
عَلِيْمٌ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّ	تم سب کی ملت ایک ملت ہے اور میں تم
اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ فَتَقَطَّعُوْٓا	سب کا (ایک) پروردگار ہوں تو مجھ سے
بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا	ڈرتے رہو لوگوں نے پیروؤں نے اپنے مذہب کو
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (مومنون۔۴)	آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہر فرقہ اپنے پاس

اسی حقیقت کی مزید تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان الفاظ میں فرمائی ہے،

اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِّعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ	تمام انبیاء ایسے بھائی ہیں جن کا باپ ایک
شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ	ہے اور مائیں مختلف ہیں اور ان کا
(بخاری کتاب الانبیاء۔ مسلم)	دین ایک ہے،

Marfat.com

بسلسلہ سیرت النبیؐ

عقائد

علامہ شبلی نعمانی

نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد
پاکستان

Marfat.com